

مشائخ و اکابر علماء دیوبند اور زعما ملت کے مکاتیب

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے نام

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے تلامذہ و مستفیدین اور متعلقین و مخلصین میں محبوبیت عطا فرمائی تھی اسی طرح اپنے معاصرین اور اپنے اساتذہ و اکابرین کے بھی محبوب نظر تھے حضرت شیخ الحدیث کے نام اکابر علماء دیوبند، مشاہیر اساتذہ علم شیوخ، اکابر علماء، فضلاء اور محروف سکالروں و دانشوروں کے خطوط آیا کرتے تھے۔ جو تاریخ ساز شخصیتیں تھیں ان کے کئی خطوط بھی تاریخ ساز ہوتے ہیں ان سے مکتوب نگار کے احساسات اور کئی دوسرے صفات و فضائل کے ساتھ مکتوب الہی کی شخصیت اور احوال و کوائف نکھرتے ہیں۔ جنہیں آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا یسوع الحق مدظلہ نے ملک و بیرون ملک کے شخصیات کے خطوط کو حروف تہجی کے اعتبار سے فائل کر لیا ہے ہر فائل میں دیسوں خطوط ہیں جب کہ فائلوں کی تعداد بھی سینکڑوں ہے۔ جو دارالعلوم اور الحق کے ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ اس پورے ذخیرہ مکاتیب پر کام شروع ہے جو ایک ضخیم کتاب کی صورت میں شائع ہوں گے ترتیب وار کتابت کا کام شروع کر دیا گیا ہے تاہم ہم نے یہاں ان مکاتیب میں سے بعض کا بطور نمونہ انتخاب کیا ہے تاکہ ضخامت بھی نہ بڑھنے پائے اور قارئین کو بھی افادہ ہو اور انہیں اپنے ذوق کی تسکین اور دلچسپی کا سامان بھی مل سکے۔

یقین ہے قارئین ہمارے اس انتخاب اور گلدستہ مکاتیب کی قدر کریں گے اس لئے کہ یہ ان لوگوں کے مکاتیب اور خلوص بھری تحریروں میں جو علم و عمل، اخلاص، لہجہ، طہارت و تقویٰ اور ظاہر و باطن کے توازن کے لحاظ سے اپنے زمانے کے متاثر اور بہترین شخصیات اور کی حیثیت رکھتے تھے ان مکاتیب سے حضرت شیخ الحدیث کی سوانح اخلاق، علمی عظمت، دارالعلوم حقانہ اور اس کیساتذہ زعماء ملت کے قلبی تعلق، دعاؤں و توجہات ادارہ اور خود حضرت شیخ الحدیث کی خدمت دین، وسعت تعلق، انفرادی اساتذہ و اکابر، شان محبوبیت اور ارباب علم و فضل سے تعلقات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ سیکڑہاں پر حاشی مولانا یسوع الحق کے ہیں اور اس سے اشارہ ان کی جانب ہے یہ حاشی کافی عرصہ قبل لکھے گئے ہیں۔ (ع ق ح)

جناب کی قابلیت شہرت اور مقبولیت کے پیش نظر حکیم محرم الحرام ۱۳۶۳ھ سے جناب کو مستقل کیا جاتا ہے۔ اور حکیم ہی سے جناب کی اصل تنخواہ مبلغ ساٹھ روپے ماہوار جاری کی جاتی ہے۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی
مکاتیب طیب ہتھم دارالعلوم دیوبند۔

حضرت حکیم الاسلام کے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے نام خطوط اور روح پرور مکاتیب بھی ایک مستقل ضخیم کتاب بن سکتے ہیں مگر زیر کے مجموعہ ضخامت کے پیش نظر بعض اہم مکاتیب کا انتخاب کیا جا رہا ہے۔

محترم و معظّم حضرت الاثاؤ مولانا عبدالحق صاحب زید محمد حکیم السامی السلام علیکم گرامی نام نے سرفراز فرمایا۔ الحمد للہ آپ کے بے ریا خلوص جذبہ خدمت اور وسیع و طاعت کا اعتراف میرے صمیم قلب پر ثبت ہے آپ کی ذات میرے لئے ایک نمونہ ہے۔ اگر ہم سب دارالعلوم کے دائرہ میں ایسا ہی نمونہ پیش کریں۔ تو ہماری ترقی کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے۔ مجلس انتظامیہ نے آپ کی استقلال کی پرزور سفارش کی ہے۔ امید ہے کہ شوری میں قطعی کامیابی ہوگی۔ بعد ازاں خاندان میں خیریت ہے۔ دارالعلوم میں محنت کی رفتار اچھی ہے۔ شہر میں ہیضہ کے واقعات ہو رہے ہیں۔ دعا ہے خیر فرمائیے۔ محمد اعظم سلمہ کی حالت اب پہلے سے بہتر ہے

① گرامی خدمت جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدد بعد سلام مسنون آنحضرت چند ماہ کے عرصہ میں جناب نے جس محنت اور تعلیمی سلسلہ میں جن کارکردگی کا ثبوت دیا ہے خدام دارالعلوم اس کی قدر کرتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے جناب سے اچھی توقع رکھتے ہیں ایسی حالت میں بے انصافی ہوگی۔ اگر ایسے حضرات کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے چنانچہ

عزیز می قاری محمد سالم سلام عرض کرتا ہے۔ حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون واستعداد عارض فرما دیجئے۔ ۱۷ ۹/۴

۳

برادر محترم زید محمد کم السامی

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ گرامی نامی مورخہ ۱۶/۴ موصول ہو کر کاشف حالات ہوا۔ آپ عریضہ دیکھ کر روانہ ہو جائیں۔ کیونکہ ۱۶-۱۷ سے اسباق شروع ہو جانے کا احتمال اور سعی بھی ہے۔ اس لئے پہلے پہنچ جانا ضروری ہے۔ میرا عریضہ آپ کو انشاء اللہ پوسل گیارہ شوال کو مل جاوے گا۔ آپ جمعہ تک دیوبند پہنچ جائیں، اسباق سے پہلے امتحان داخلہ وغیرہ کی ضروریات میں بھی حضرات اساتذہ کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ والد صاحب قبلہ کی خدمت میں سلام نیاز حضرت نائب لکھ صاحب اور دوسرے حضرات سلام فرماتے ہیں۔ ۱۷ ۹/۴

۴

حضرت المحترم زید محمد کم السامی

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ بعد انشاء اللہ مع الخیرہ کرستندی خدمت مزاج گرامی ہوں۔ دارالعلوم کی بعض ضروریات کے سلسلہ میں جناب سے چند امور میں گفتگو کرنی ہے۔ اور اس میں بکلت بھی ہے۔ اس لئے درخواست ہے کہ جناب سہیل گاڑی سے دیوبند کا قصد فرمائیں۔ اور عریضہ ملاحظہ فرماتے ہی روانہ ہو جائیں۔ آمدورفت کا کرایہ یہاں پہنچ کر ادا کیا جائے گا۔ اس عریضہ کو اہم سمجھیں اور مہربانی فرما کر روانگی میں بکلت سے کام لیں۔ یہاں کے دوسرے اکابر کے مشورہ سے یہ عریضہ تحریر کیا رہا ہوں۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بجا فیت ہوگا۔ اور عریضہ دیکھتے ہی قصد فرمایا جاوے گا۔ والسلام ۱۰/۴

۵

حضرت المحترم زید محمد کم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ کل ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ جس میں تشریف آوری کے لئے استیصال ظاہر کیا تھا۔ اب زیادہ بکلت نہیں رہی۔ اس لئے کافی غور و خوض کا موقع ہے۔ چونکہ ابتدائی عریضہ بکمل صرف

طلب پر مشتمل تھا۔ اور کل کے عریضہ میں مقصد بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ اس لئے جناب بھی غور فرمائیں۔ اور میرے عریضہ کا انتظار فرمائیں۔ حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے اور مزاج پرسی فرمادیجئے مفصل عریضہ دوسرے وقت روانہ کروں گا۔ (۱۷ ۹/۴)

۶

محترم المقام زید محمد کم

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ بعد انشاء اللہ مع الخیرہ کرستندی خدمت مزاج گرامی ہے دارالعلوم میں اسباق شروع ہو چکے ہیں۔ لیکن آپ کے اور مولانا عبدالحی صاحب نافع اور مولانا محمد شریف کے نہ پہنچنے سے سعیت ہرج اور نقصان واقع ہو رہا ہے۔ دارالعلوم کی ضروریات کے پیش نظر یہ تجویز ذہن میں آئی ہے کہ آپ اور دو حضرات وہ باہم مراسلت کے بعد کوئی تاریخ متعین فرمائیں اور اس تاریخ میں لاہور پہنچ جائیں۔ لاہور سے ایک تو ہوائی جہاز کی سروس دہلی کو چلتی ہے۔ جس میں عام لوگ سفر کر سکتے ہیں۔ لیکن اس میں آپ کا آنا کسی طرح مناسب نہیں ہوگا۔ کہ وہ آپ کو دہلی پہنچائے گی۔ اور دہلی خود خطرناک حالات سے گزر رہی ہے۔ نیز دہلی سے دیوبند پہنچنا بھی بحالات موجودہ سخت مشکل اور خطرناک ہے۔ البتہ لاہور کے بااثر افراد کی کوشش سے فوجی جہاز میں آپ کو جگہ مل جائے تو وہ لاہور سے آپ کو سہارنپور پہنچا دے گا۔ سہارنپور سے دیوبند کا سفر بھی لوگوں کی حد تک مشکل ہے۔ لیکن بہر حال آمدورفت جاری ہے۔ اور آپ حضرات کا پہنچنا انشاء اللہ ممکن ہو سکے گا۔ لاہور سے سہارنپور تک کے ہوائی جہاز کے کرایہ میں ریل کے تھنڈیا انٹر کلاس کا کرایہ جو آپ دیں گے۔ آپ کے حجاب میں وضع کر کے زائد صرف مدرسہ ادا کرے گا۔ امید ہے کہ آپ تینوں حضرات باہم مراسلات کے بعد لاہور پہنچنے کی کوئی تاریخ متعین فرمائیں گے۔ اور لاہور کی اس سعی کی بابت بھی اس میں مشورہ فرمائیں گے۔ اور اگر ارادہ تشریف آوری کا کیا جائے گا۔ تو بذریعہ ہوائی ڈاک یا تار اس کی مجھے اطلاع دی جائے گی۔ مولانا عبدالحی صاحب نافع اور مولانا محمد شریف کا پتہ آپ کو کھ رہا ہوں۔ تاکہ آپ ان سے براہ راست خط و کتابت کر سکیں۔ مجھے تو قہ ہے کہ مدرسہ کی موجودہ ضروریات کے پیش نظر آپ بنام خدا سفر کا ارادہ فرمائیں گے۔ اور

لے مولانا مبارک علی نائب مہتمم المتوفی ۱۳۸۸ھ تا وفات نائب مہتمم رہے۔

۱۹۴۷ء کے ہولناک واقعات نے تقسیم کی شکل میں راستے سدود کر دیئے۔ مکتوب الیہ مظلہ بھی تعصبات و دشمنان (۱۳۶۶ھ) میں گھر تشریف لائے تھے۔ ان تینوں جیدہ اساتذہ سے یکایک دارالعلوم میں جو کی واقع ہو رہی تھی اس کا پرکنا امر دشوار تھا۔ اس خط میں بلکہ تقسیم کے بعد بھی کافی عرصہ تک دارالعلوم دیوبند سے کافی کوشش جاری رہی کہ یہ حضرات کسی طرح وہاں پہنچ کر تدریسی کام و دبارہ شروع کر سکیں۔ مگر حالات کے غیر یقینی اور مخدوش ہونے کی وجہ سے حضرت مکتوب الیہ مظلہ کے والد بزرگوار مرحوم ایسے حالات میں دیوبند جانے کی اجازت دینے پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے۔ اور مشیت الہیہ کی اس سوچہ فیض سے دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں ایک نہر جاری کرنا منظور تھا۔ اور بہت جلد بغیر اسباب و سائل پردہ غیب سے یہ دینی ادارہ ظہور پذیر ہو گیا۔ (س)

سے علامہ مولانا عبدالحی نافع کا کاجیل

نکے حال۔ شیخ الحدیث مدرسہ خیر المدارس ملتان۔ (دس)

حکومتیں غالباً اس کی سوسائٹی پر ہی ہیں کہ یہ موانع اٹھ جائیں۔ اور اس کے ساتھ سفر شروع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو درست فرمادیں اور ملک کا ہر ہر فرد اس سوسائٹی میں لگ جاوے کہ اس ملک سے منافرت دور کرنی ہے۔ اور امن و اتحاد پیدا کرنا ہے۔ اب تک کی پیدا کردہ منافرت کتنے ملک کو سخت نقصان پہنچایا ہے سیدیں مروجین کا حادثہ حقیقتاً شدید ہوا۔ اللہ کی مرضی تھی۔ مرضی مولانا ازہر اولیٰ۔ دعائیں یوں فرمایا جاوے۔ والسلام ۲۳ جولائی ۱۹۳۳ھ

(۸)

حضرت مخدومی المحترم زید محمد

بعد سلام سنون عرض ہے کہ گرامی نامہ نے مشرف فرمایا یاد آوری کا ممنون ہوں۔ آپ حضرات کی جدائی شاق ہے۔ مگر مجبوری کیا کیا جاوے۔ تعلیمی سلسلہ میں آپ کے نہ ہونے سے خصوصاً کئی محسوس ہو رہی ہے۔ تاہم اسباق کا بندوبست کر لیا گیا ہے۔ اس سال لوگوں کو تشریف آوری مشکل ہی ہے۔ وقت بھی تعلیم کا اب دو ہی ماہ رہ گئے ہیں۔ حق تعالیٰ عافیت رکھے تو سال آئندہ ہی انشاء اللہ آند ہوگی۔ پربان حال حضرات کی خدمت میں سلام سنون۔ یہاں محمد اللہ بہرہ جوہر خیریت ہے۔ کل سحاح سلمہ کا نکاح ہے بعد حمد۔ دعا خیر و برکت فرمائیے۔ متعلقین کی خدمت میں سلام سنون۔

طلبہ کی جمیعت کی طرف رسالہ دارالعلوم شہ کا شکریہ پہنچا تھا۔ ان سب سے میرا سلام فرمادیجئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں علم نافع عطا فرمادے۔ ۱۳ جولائی ۱۹۳۳ھ

(۹)

حضرت مولانا المحترم دام محمد

سلام سنون کبھی دن ہوئے آپ کا خط ملا تھا۔ میں اسی دوران میں عذیم العفوت رہا۔ اور چند سفر بھی پیش آگئے۔ اس لئے جواب میں تاخیر ہوئی۔ آپ نے اپنے وطن میں جو مدرسہ قائم فرمایا ہے اس کے حالات معلوم کر کے مجھے دل مسرت ہوئی۔ دل و جان سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس مدرسہ کی ترقی عنایت فرمادے۔ آپ حضرات کو دینی اور علمی خدمات کی زیادہ سے زیادہ توفیق میسر ہو۔ اور عام مسلمان دینی علوم سے بہرہ ور ہوں حسب الطلب فارم جدید و قدیم آج کی ڈاک سے ارسال ہے، دستور جدید بھی ہمک طبع نہیں ہوا

حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے یقین ہے کہ وہ خیریت آپ کو منزل مقصود تک پہنچا دے گا۔ دارالعلوم میں محمد اللہ خیریت ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی خیریت ہوں گے۔ والسلام ۳۰ جولائی ۱۹۳۳ھ

دو لڑی حضرات کے پتے۔

۱۔ مولانا عبدالحق نافع۔ مقام زیارت کا صاحب تحصیل نوشہرہ موجودہ
۲۔ مولانا محمد شریف صاحب کشمیری۔ مقام رام۔ تین کیٹر پوسٹ پلندری ریاست پونچھ کشمیر۔

(۷)

حضرت المحترم زیدت محالیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ صادر ہوا۔ آپ کی خیریت سے اطمینان ہوا۔ دارالعلوم میں محمد اللہ تو اس پورے دور اطمینان میں امن و اطمینان رہا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ ضلع سہارنپور میں مختلف مواقع پر ہنگامے اور فسادات ہوئے۔ مگر اب پندرہ بیس دن سے الحمد للہ کل امن و سکون ہے۔ سہارنپور کے موجودہ کلکٹر نے نہایت تندی اور تدبیر سے کام لیا اور کدیم امن قائم کر دیا۔ اب تقریباً پورے ملک میں برکت سابق کے امن و اطمینان ہے۔ جو کئی ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی دعاؤں اور توجہات سے پوری ہو جائے گی۔ اس دورے میں اسی میں البتہ جو جانیں آبرو دیں، اموال تلف ہوئے ان کا کوئی تدارک نہیں ہے۔ سب سے زیادہ صدمہ دہلی اور مشرقی پنجاب کی تباہی کا ہے۔ صوبہ کا صوبہ ہی اکھو گیا۔ دہلی گیارہویں مرتبہ اجڑی۔ اور اس کے آثار تمدن برباد ہوئے۔ مگر یہ محض اللہ کا فضل ہے۔ کہ دارالعلوم اور اس کے کاموں پر کوئی آنچ نہیں آئی۔ محمد اللہ تعالیٰ تعلیم کا کام بدستور سابق جاری ہے۔ البتہ آپ حضرات کی کئی محسوس ہو رہی ہے آپ کے اسباق باہم بانٹ لئے گئے ہیں۔ دارالعلوم کے اجراء و اعضاء نے قیام امن کے لئے کافی سائل کیں اور فسادات کے رخنے بند کیے و الحمد للہ۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کل امن و سکون دے اور فرقہ وارانہ فسادات سے نجات عطا فرمائے ملک کے ہر فرد کو حقیقی آزادی اور حقیقی آسائش میسر آئے آمین۔ آپ حضرات بہر حال قیام امن کے بعد ہی تشریف لاسکتے ہیں۔ دونوں

۱۔ تقیم پاک و ہند کا پڑا شوبہ رنار۔ ”س“ سلسلہ اور اب تو اس منافرت کے حضرت کی تباہ کاریاں روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہو چکی ہیں
۲۔ دیوبند کے شرفاء میں سے تھے اور حضرت قاری صاحب مدظلہ کے قریبی رشتہ دار تھے اس پر آشوب دور میں ہنگاموں کے دوران جام شہادت نوش کیا
ایک کا نام سید محترم تھا۔ دوسرے بھی ان کے سنگے بھائی تھے جن کا نام اس وقت معلوم نہ ہو سکا۔

۳۔ حضرت مدظلہ کے بڑے صاحبزادے مولانا قاری محمد سالم قاسمی مدرس دارالعلوم دیوبند۔

۴۔ دارالعلوم حقانیہ کی جمیعتہ الطالبہ مراد ہے۔ ۵۔ دارالعلوم دیوبند کا علمی و دینی ترجمان ماہنامہ دارالعلوم۔

۶۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ ۷۔ مدرسہ کے تمام دفتری اور انتظامی امور کو مادر علمی دیوبند ہی کی ہنج پر چلانا تھا۔ اور اس سلسلہ میں اس طرح کا غفلت طلب کیے جاتے تھے۔